جمہوری تماشا

دکھائیں وطن میں چلو اک تماشا — کہ دنگل ہے مغرب کی جمہوریت کا
کہیں رقص میں دیوِ جاگیرداری — نشے میں کہیں مست سرمایہ داری
کہیں ہے شعوب و قبائل کا چرچا — کہیں زور دھن، دھونس اور دھاندلی کا
ہے ساغر بکف جھومتی پارسائی — وراثت میں ان کو ملی ناخدائی
یہ رہبر ہمارے سیاسی لٹیرے — حکومت کے بھوکے یہ فصلی بٹیرے
یہ حرص و ہوس میں گرفتار لیڈر — خریدو تو بکنے کو تیار لیڈر
نظامِ حکومت چوپٹ کرنے والے — یہ بینکوں کے قرضے ہڑپ کرنے والے
وطن یہ ہمارا زبوں حال ان سے — اصول و ضوابط ہیں پامال ان سے
یہ ہر ایک سانچے میں ڈھل جانے والے — یہ گرگٹ کی صورت بدل جانے والے
سبھی روٹی کپڑا مکاں دے رہے ہیں — سرابوں کا رنگیں جہاں دے رہے ہیں
یہ آئے ہیں وعدوں کی لے کے پٹاری — نئے جال لائے پرانے شکاری
نظامِ معیشت یہاں کا نرالا — کہ سرمایہ داروں کا ہے بول بالا
کوئی رات دن خوں پسینہ بہائے — مشقت کرے کوئی پھل کوئی کھائے
ہر اک دن کسی کے لئے عید کا ہے — کسی کے لئے زندگی اک سزا ہے
کوئی فکر فردا نہ امروز کا غم — ہیں رہبر سبھی وقف پیکار باہم
کوئی ہنس رہا ہے کوئی رو رہا ہے — یہ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ کیا ہورہا ہے؟
ہے ملت اسیر طلسم فرنگی — یہاں خانہ جنگی وہاں خانہ جنگی
یہی ہے مساوات اسلام کی کیا؟ — کہ مغرب کی جمہوریت کا تماشا

(عبدالوحید سلیمی)